امیر کبیر سید علی ہمدانی(714-786)کی نگارشات میں نقوش سیرت: اوراد فتحیہ کا اختصاصی مطالعہ

Study of Sīrah Aspects in the Writings of Amīr Kabīr Sayyid ʿAlī Hamadānī (714–786 AH): A Specialized Analysis of Awrād-e-Fatḥiyyah.

پروفیسر ڈاکٹر سید از کیا ہاشمی
سابق ڈین سوشل سائنسز، ہزارہ یونیورسٹی، مانسہرہ

Abstract
Amīr Kabīr Sayyid ʿAlī Hamadānī (714–786 AH), known as Shāh Hamadān, was a prominent Ṣūfī, scholar, reformer, and missionary whose intellectual and spiritual influence extended across Central Asia, South Asia, and the Middle East. Renouncing political authority, he devoted his life to religious guidance, moral training, and social reform, particularly in Kashmir, where his efforts brought lasting religious, cultural, and socio-economic transformation.

Shāh Hamadān authored more than 170 works covering Ṣūfism, Qur'anic studies, Hadith, jurisprudence, ethics, governance, and spirituality. Although no single work of his is exclusively devoted to the Prophetic Sīrah, its themes are widely dispersed throughout his writings, prayers, letters, and reformative activities. His celebrated work *Awrād al-Fatḥiyyah* represents a significant repository of Prophetic teachings, comprising Qur'anic invocations, authentic supplications, divine names, and abundant blessings upon the Prophet Muḥammad ﷺ. Through its structured repetition of *lā ilāha illā Allāh* and concluding ṣalawāt, the text nurtures tawḥīd, love for the Prophet ﷺ, spiritual presence, and inner purification.

This study highlights that Shāh Hamadān's Ṣūfism was firmly grounded in the Qur'an and Sunnah and free from non-Islamic influences. His practical life and reformist mission—emphasizing justice, lawful livelihood, social responsibility, moral courage, and productive engagement—reflect a living application of the Prophetic model. Thus, his legacy may be understood as an applied and civilizational extension of the Prophetic Sīrah within a specific historical and cultural context.

Keywords:
Sayyid ʿAlī Hamadānī, Shāh Hamadān, Prophetic Sīrah, *Awrād al-Fatḥiyyah*, Ṣūfism, Tawḥīd, Islamic Reform, Kashmir, Sunnah-Based Spirituality

عالم اسلام میں بہت کم شخصیات ایسی گزری ہیں جنہوں نے تعلیم و تربیت، تزکیہ و احسان اور کتاب و سنت میں رسوخ کے ساتھ ساتھ اپنے فکری، دعوتی اور فلاحی اقدامات کے ذریعے عالم اسلام کے ایک بڑے حصے کو مستفید کیا ہے. ان چند ہستیوں میں ایک ممتاز نام امیر کبیر سید علی ہمدانی المعروف بہ شاہ ہمدان کا ہے، جو ایران کے شہر ہمدان میں 714 ھ میں ہمدان کے حکمران خاندان میں پیدا ہوئے۔ والد گرامی شیخ سید شرف الدین ہمدان کے گورنر اور مشہور صوفی شیخ علاؤ الدین سمنانی آپ کے ماموں تھے۔ بارہ سال کی عمر میں مروجہ علوم سے فراغت حاصل کی۔ آپ نے سیاست و اقتدار سے منسلک ہونے کے بجائے خلق خدا کی تربیت اور دین کی تبلیغ کو اپنا مشن بنایا۔ آپ آٹھویں صدی کے مشہور صوفی، داعی، مفکر اور مصلح تھے جنہوں نے تین دفعہ معروف دنیا کی سیاحت کی۔ خواب میں آنحضرت ﷺ کی ہدایت کے مطابق اسلام کی دعوت و تبلیغ کے لئے خطہ کشمیر کا رخ کیا اور کشمیر سے گلگت بلتستان، سکردو تک مساجد اور خانقاہوں کا جال بچھایا اور اپنے افکار اور علمی و عملی مساعی کے ذریعے اس خطے کی سیاست، معیشت، معاشرت اور ثقافت میں انقلابی تبدیلیوں کا محرک بنے وہ کشمیر کے سب سے بڑے داعی اور مبلغ تھے جن کے ہاتھ پر سینتیس ہزار ہندو اور بدھ بلاواسطہ مشرف باسلام ہوئے۔ ان کا دور سیاحت، اکیس سال پر محیط ہے۔ کشمیر کے علاوہ مزدقان، ختلان، بدخشان، بلخ، شام، عراق، حجاز، روم، سری لنکا، ہندوستان، افغانستان، چین، تبت اور ترکستان میں لاکھوں بندگان خدا ان سے فیضیاب ہوئے۔[1]

[1] تفصیل کے لئے دیکھئے:

i. بدخشانی، نور الدین جعفر، خلاصۃ المناقب (فارسی) مطبوعہ نولکشور لکھنؤ 1310ھ / 1892ء۔ یہ سب سے قدیم ترین اور مستند مآخذ ہے اس کا اردو ترجمہ مع تحقیق حواشی و تعلیقات ڈاکٹر شمس الدین احمد نے کیا ہے جو سرینگر کشمیر سے طبع ہوا ہے۔

ii. مکتوبات امیر کبیر (سید علی ہمدانی)- تہران-1965

iii. Harmadani, Agha Hussain: The Life & works of Sayyid Ali Hamadani, National Institute of Historical 2 Culturel Research (NIHCR), Islamabad.

iv. اشرف ظفر سید: امیر کبیر سید علی ہمدانی: ندوۃ المصنفین-لاہور 1972

v. ریاض، محمد دکتر آثار میر سید علی ہمدانی- مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان 1991

vi. دیکھئے راقم کا مقالہ- از کیا ہاشمی، ڈاکٹر، شاہ ہمدان کے اسلوب تصانیف کا تحقیقی جائزہ۔ مطبوعہ اورینٹل کالج میگزین کلیہ شرقیہ جامعہ پنجاب، لاہور 1994، جلد:67 عدد 2،1

For details, see:

ان کی تصانیف کی تعداد ایک سو ستر سے زائد ہے جن میں سے اکثر مخطوطات کی شکل میں دنیا کے مختلف کتب خانوں میں موجود ہیں۔[2] اکثر تصانیف کا موضوع تصوف ہے، تاہم ان کا سلسلہ قرآنیات، حدیث، فقہ، سیرت، سیاست و حکومت اوراد و اذکار، اخلاقیات، صحت و طلب اور فراست و بصیرت جیسے موضوعات تک وسیع ہے۔ ان میں سے سب سے اہم اور شہرہ آفاق تصنیف "ذخیرۃ الملوک (فارسی) ہے جو مسلمانوں کے طرز حکومت و انتظام (Muslim Ideology of Governance & Administration) سے متعلق ہے جسے حکمران طبقے کی راہنمائی کے لئے تحریر کیا گیا۔ مؤلف اس تصنیف میں مسلم طرز حکمرانی کے لئے معیار اور نمونہ ان انبیاء کرام کی زندگی کو قرار دیتے ہیں جنہیں نبوت اور حکومت سے نوازا گیا۔ بالخصوص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کو بہترین نمونہ قرار دیتے ہیں جس سے آپ کی سادہ زندگی، فقر و زہد اخلاص وللّٰہیت، خلق خدا سے ہمدردی اور عدل وانصاف کے رویے ہمارے سامنے آتے ہیں۔ وہ سیاست اور

---

i. Badakhshani, Nur-ud-Din Jafar, Khulasat-ul-Manaqib (Persian) published by Naval Kishore Lucknow 1310 AH/ 1892 AD. This is the oldest and most authentic source; its Urdu translation with research notes and commentary was done by Dr. Shams-ud-Din Ahmed, published from Srinagar, Kashmir.

ii. Maktubat-e-Amir-e-Kabir (Sayyid Ali Hamadani) - Tehran - 1965.

iii. Hamadani, Agha Hussain: The Life & Works of Sayyid Ali Hamadani, National Institute of Historical & Cultural Research (NIHCR) Islamabad.

iv. Ashraf Zafar, Sayyid: Amir Kabir Sayyid Ali Hamadani: Nadwat-ul-Musannifeen - Lahore 1972.

v. Riaz, Muhammad (Dr.): Aasaar-e-Mir Sayyid Ali Hamadani - Markaz-e-Tehqiqaat-e-Farsi Iran-o-Pakistan 1991.

vi. See the author's article: Azkia Hashmi, Dr., Shah Hamadan ke Usloob-e-Tasanif ka Tehqiqi Jaiza. Published in Oriental College Magazine, Faculty of Oriental Learning, University of the Punjab, Lahore 1994, Vol: 67, Issue 1, 2.

[2] یہ مخطوطات دنیا کے مختلف کتب خانوں اور میوزیمز میں منتشر ہیں مثلا برٹش لائبریری لندن، کتب خانہ فرہنگستان تاشقند، نیشنل لائبریری فرانس- لینن گراڈ، روس، رامپور رضا لائبریری انڈیا، کتابخانہ ملی تہران، کتابخانہ سلیمانیہ استنبول (ترکی)، رائل ایشیاٹک سوسائٹی کلکتہ، مولانا آزاد لائبریری، علی گڑھ، تہران یونیورسٹی، جامعہ پنجاب (لاہور) اور کتابخانہ گنج بخش، مرکز تحقیقات فارسی، اسلام آباد، وغیرہ

These manuscripts are scattered in various libraries and museums of the world, such as British Library London, Tashkent Academy of Sciences Library, National Library of France - Leningrad, Russia, Rampur Raza Library India, National Library Tehran, Suleymaniye Library Istanbul (Turkey), Royal Asiatic Society Calcutta, Maulana Azad Library, Aligarh, Tehran University, University of the Punjab (Lahore), and Ganj Bakhsh Library, Persian Research Center, Islamabad, etc.

اخلاقیات کو لازم و ملزوم قرار دیتے ہیں اور واضح کرتے ہیں کہ اخلاقیات کے بغیر سیاست محض حرص و ہوس اور ہوائے نفسانی کی اتباع ہے اور اخلاقیات کے ساتھ سیاست خدمت کے مترادف ہے۔

شاہ ہمدانؒ کی شخصیت پر اگرچہ تصوف کا رنگ غالب ہے مگر یہ تصوف عجمی اثرات سے خالی ہے، ان کی شخصیت اس قدر جامع ہے کہ بڑے بڑے سلاطین، حکمران، علماء، اصحابِ فن اور عوام سب ان سے راہنمائی لیتے ہیں۔

اقبال نے جن اشعار میں انہیں خراج عقیدت پیش کیا ہے، ان سے آپ کی شخصیت اور خدمات نمایاں ہو کر سامنے آتی ہیں:

سید السادات و سالار عجم   دستِ او معمار تقدیر اُمم

مرشد آن کشور مینو نظیر   میر، درویش و سلاطین را

خطّہ را آں شاہ دریا آستیں   داد علم وصنعت و تہذیب و

آفرید آں مرد ایران   باہنر ہائے غریب و دلپذیر

شاہ ہمدانؒ کی شخصیت کے مختلف گوشوں پر متعدد کتب و مقالات تحریر کئے گئے ہیں مگر تا حال سیرت طیبہ کے حوالے سے ان پر کوئی تحقیقی کام سامنے نہیں آسکا اور اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ اس موضوع کی صراحت کے ساتھ آپ کی کوئی مفصل تحریر و تصنیف منظر عام پر نہیں آئی۔ تاہم ان کی تصانیف، مکتوبات اور تحریروں میں سیرت کا قیمتی مواد منتشر ہے۔ زیر نظر مقالہ اسی سلسلے کی ایک ادنی اور ابتدائی کوشش ہے۔

(الف) اوراد فتحیہ

شاہ ہمدان کی تصانیف میں جس کتاب کو سب سے زیادہ مقبولیت حاصل ہوئی وہ اوراد فتحیہ ہے۔ یہ مسنون اذکار اور دعاؤں پر مشتمل اہم مجموعہ " اوراد فتحیہ" ہے۔ ہندوستان، پاکستان، ایران، افغانستان، تاجکستان، ازبکستان، وسطی ایشیائی ریاستوں اور ترکیہ وغیرہ میں اسے عوام و خواص کے ہاں بڑے ذوق و شوق سے نماز فجر کے بعد جہراً پڑھنے کا معمول ہے۔

اس میں اسماء حسنیٰ، مسنون جامع اذکار و ادعیہ، کلمات استغفار اور درود و سلام کو اتنے خوبصورت الفاظ اور اسالیب میں پیش کیا گیا ہے کہ قاری کی روح وجد میں آجاتی ہے۔ یہ مواد انتہائی خوبصورتی کے ساتھ مختصر، متوازن اور ہم وزن جملوں میں

سمویا گیا ہے اور ایسی سجع پر مشتمل ہے جو تکلف و تصنع سے پاک غنا(نغمگی) کا تاثر لیے ہوئے ہے۔ اس میں شامل اذکار و اوراد صحیح احادیث سے ثابت اور امت میں معروف و متداول ہیں۔ اگرچہ متعدد مسنون دعائیں بعینہ منقول نہیں مگر وہ مناجات کے صیغوں کے مطابق ہم آہنگ ہیں۔ درود و سلام کے مختلف صیغوں اور اسالیب کے ذریعہ بھی جذبات عقیدت و محبت کا خوبصورت اظہار کیا گیا ہے۔ اوراد کی مخصوص ترتیب پڑھنے والے کو توحید و رسالت کی معرفت اور منازل قرب سے آشنا کر دیتی ہے۔

ذیل میں اوراد فتحیہ کے چند نمونے قارئین کے ذوق کے لئے پیش کئے جاتے ہیں:

افضل الذکر لا الہ لا الہ الا اللہ کو نہایت حسن و خوبی سے اسماء حسنی کے ساتھ مربوط کر کے اس طرح تکرار کے ساتھ پیش کیا ہے جو روح کو وجدانی کیفیات سے آشنا کر دیتا ہے مثلاً:

لا اله الا الله الملك الجبار	لا اله الا الله الواحد القهار
لا اله الا الله العزيز الغفار	لا اله الا الله الكريم الستار
لا اله الا الله الكبير المتعال	لا اله الا الله خالق الليل والنهار
لا اله الا الله المعبود بكل مكان	لا اله الا الله المذكور بكل لسان
لا اله الا الله كل يوم هو فى شان	لا اله الا الله إيمانا بالله
لا اله الا الله أماناً من الله	لا اله الا الله أمانة من عند الله

لا اله الا الله ولا حول ولا قوة الا بالله لا اله الا الله ولا نعبد اِلا اِيّاه

آگے چل کر کلمہ لا الہ الا اللہ کے ساتھ مسنون کلمات دعا و مناجات کو خوبصورتی کے ساتھ ملحق کیا گیا ہے مثلاً

لا اله الا الله وحده وصدق وعده ونصر عبده واعز جنده وهزم الاحزاب وحده ولا شئ بعده –

لا إله إلا الله ماحل النعمة وله الفضل وله الثناء الحسن

لا اله الا الله عدد خلقه وزنة عرشه ورضا نفسه ومداد كلماته

لا اله الا الله صاحب الوحدانية الفردانية القديمية الأزلية الأبدية ليس له ضد ولاند ولا شبه ولا شريك

لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد يحيي ويميت وهو حي لايموت بيده الخير وهو على كل شيءٍ قدير واليه المصير

پورے اوراد میں کلمہ لا الہ الا اللہ تقریبا پچپن (۵۵) مرتبہ مختلف اسالیب میں دہرایا گیا ہے۔

جو دل کے تاروں کو چھیڑنے کے ساتھ ساتھ وادیِ کشمیر کے مخصوص پس منظر سے بھی بخوبی مناسبت رکھتا ہے۔ یہ اسی کلمہ کا تکرار اور فیضان تھا کہ وادیِ کشمیر کی مشرکانہ فضا توحید کے نعروں سے گونج اٹھی اور بت پرستی کے ماحول، مندروں کی گھنٹیوں اور بھجنوں کے صوتی تاثرات کو زائل کرنے میں مدد ملی۔

مناجات پر مشتمل دعاؤں کا ایک نمونہ ملاحظہ ہو جس سے قاری میں جذباتی ارتعاش پیدا کرنے کا بہترین محرک ہے۔

يَا وَهَّابُ سُبْحَانَكَ مَا عَبَدْنَاكَ حَقَّ عِبَادَتِكَ – سُبْحَانَكَ مَا عَرَفْنَاكَ حَقَّ مَعْرِفَتِكَ

سُبْحَانَكَ مَا ذَكَرْنَاكَ حَقَّ ذِكْرِكَ – سُبْحَانَكَ مَا شَكَرْنَاكَ حَقَّ شُكْرِكَ

سُبْحَانَ اللّٰه الْأَبَدِيِّ الْأَبَد – سُبْحَانَ اللّٰه الْوَاحِد الْأَحَد

سُبْحَانَ اللّٰه الْفَرْد الصَّمَد – سُبْحَانَ اللّٰه رَافِعِ السَّمَاوَاتِ بِغَيْرِ عَمَد

سُبْحَانَ اللّٰه الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَلَا وَلَدًا – سُبْحَانَ اللّٰه الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ

سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ – سُبْحَانَ ذِي الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوت

سُبْحَانَ ذِي الْعِزَّةِ وَالْعَظَمَةِ وَالْقُدْرَةِ وَالْهَيْبَةِ وَالْجَلَالِ وَالْجَمَالِ وَالْكَمَالِ وَالْبَقَاءِ وَالثَّنَاءِ وَالضِّيَاءِ وَالْآلَاءِ وَالنَّعْمَاءِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْجَبَرُوت

سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ – سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْحَيِّ الَّذِي لَا يَنَامُ وَلَا يَمُوتُ

لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ الْحَيُّ الْحَلِيمُ – سُبْحَانَ اللّٰه الْحَمْدُ لِلّٰه وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰه الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ[3]

[3] حوالہ مذکورہ، ص:19-22./ ibid., pp. 19-22.

بعد ازاں احادیث میں مذکورہ اسماءِ حسنیٰ کو ندائیہ کلمہ "یا" کے ساتھ پیش فرمایا ہے۔ "یا" کے ساتھ مناجات کے کلمات کے نمونے ملاحظہ ہوں:

يَا مَنْ هُوَ مُتَقَدِّسٌ عَنِ الْأَشْبَاهِ ذَاتُهُ وَمُنَزَّهٌ عَنْ مُشَابَهَةِ الْأَمْثَالِ صِفَاتُهُ

يَا مَنْ دَلَّتْ عَلَى وَحْدَانِيَّتِهِ آيَاتُهُ وَشَهِدَتْ بِرُبُوبِيَّتِهِ مَصْنُوعَاتُهُ

وَاحِدٌ لَا مِنْ قِلَّةٍ وَمَوْجُودٌ لَا مِنْ عِلَّةٍ – مَعْرُوفٌ بِالْإِغَاثَةِ وَمَوْصُوفٌ بِلَا نِهَايَةٍ

يَا هُوَ مَنْ هُوَ بِالْبِرِّ مَعْرُوفٌ وَبِالْإِحْسَانِ مَوْصُوفٌ – يَا غَافِرَ الذُّنُوبِ الْمُذْنِبِينَ كَرَمًا وَحِلْمًا

أَوَّلٌ قَدِيمٌ بِلَا ابْتِدَاءٍ وَآخِرٌ كَرِيمٌ بِلَا انْتِهَاءٍ – وَنِعْمَ الْوَكِيلُ نِعْمَ الْمَوْلَى وَنِعْمَ النَّصِيرُ

يَا مُؤْنِسِي عِنْدَ كُلِّ شِدَّةٍ وَيَا قَائِمًا بِلَا زَوَالٍ وَيَا مُدَبِّرًا بِلَا وَزِيرٍ سَهِّلْ عَلَيْنَا وَعَلَى وَالِدِينَا كُلَّ عَسِيرٍ[4]

ان اوراد کی تاثیر وشدت در حقیقت اللہ پر کامل توکل کا اظہار ہے جبکہ دنیوی واخروی امور سے متعلق مندرجہ ذیل کلمات کے ساتھ تضرع واستدعا بھی ہے:

حَسْبُنَا اللهُ لِدِينِنَا – حَسْبُنَا اللهُ لِدُنْيَانَا – حَسْبُنَا اللهُ لِمَا أَهَمَّنَا

حَسْبُنَا اللهُ لِمَنْ بَغَى عَلَيْنَا – حَسْبُنَا اللهُ لِمَنْ حَسَدَنَا – حَسْبُنَا اللهُ لِمَنْ كَادَنَا بِالسُّوءِ

حَسْبُنَا اللهُ عِنْدَ الْمَوْتِ – حَسْبُنَا اللهُ عِنْدَ الْقَبْرِ – حَسْبُنَا اللهُ عِنْدَ الْمَسْأَلَةِ

حَسْبُنَا اللهُ عِنْدَ الصِّرَاطِ – حَسْبُنَا اللهُ عِنْدَ الْحِسَابِ – حَسْبُنَا اللهُ عِنْدَ الْمِيزَانِ

حَسْبُنَا اللهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ[5]

صلاۃ وسلام

درود شریف کے کلمات اورادِ فتحیہ میں جن الفاظ کے ساتھ جمع کیے گئے ہیں، بالخصوص اوراد کے آخر میں وہ "ختامِ مسک" کی حیثیت رکھتے ہیں جن سے رسالت مآب سے بے پناہ عقیدت ومحبت کا اظہار ہوتا ہے۔ اگرچہ یہ ندائیہ کلمات کے ساتھ

[4] حوالہ مذکورہ، ص:27-30./ ibid., pp. 27-30.

[5] حوالہ مذکورہ، ص:33-35./ ibid., pp. 33-35.

مذکور ہیں جو بالعموم روضہ نبویؐ پر مواجہہ شریف کے سامنے پڑھے جاتے ہیں مگر شاہ ہمدانؒ کا مقصد غائبانہ حضوریِ قلب پیدا کرنا ہے کہ قاری درود و سلام پڑھتے وقت یہ تصور کرے گویا کہ وہ مواجہہ شریف پر حاضر اور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں براہِ راست صلاۃ و سلام پیش کر کے سعادت حاصل کر رہا ہے۔ ان کلماتِ صلاۃ و سلام کا نمونہ ملاحظہ ہو جس سے صلاۃ و سلام کی قرآنی حکم کی تعمیل ہوتی ہے۔[6]

اَلصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ – اَلصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ

اَلصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَلِيْلَ اللّٰهِ – اَلصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ

اَلصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَفِيَّ اللّٰهِ – اَلصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَيْرَ خَلْقِ اللّٰهِ

اَلصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنِ اخْتَارَهُ اللّٰهُ – اَلصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ أَرْسَلَهُ اللّٰهُ

اَلصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ زَيَّنَهُ اللّٰهُ – اَلصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ شَرَّفَهُ اللّٰهُ

اَلصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ كَرَّمَهُ اللّٰهُ – اَلصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ عَظَّمَهُ اللّٰهُ

اَلصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ الْمُرْسَلِيْنَ – اَلصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا إِمَامَ الْمُتَّقِيْنَ

اَلصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ – اَلصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَفِيْعَ الْمُذْنِبِيْنَ

اَلصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَأَنْبِيَائِهِ وَرُسُلِهِ وَحَمَلَةِ عَرْشِهِ وَجَمِيْعِ خَلْقِهِ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمُ السَّلَامُ۔[7]

ان کے علاوہ بھی چند معروف کلمات کے ساتھ درودِ پاک ذکر کر کے اورادِ فتحیہ کا اختتام کیا گیا ہے۔

اورادِ فتحیہ کے اختتام پر ایک دعا "دعائے رقاب" کے نام سے بھی ملحق ہوتی ہے جو قدیم و مستند مخطوطات میں شامل ہے۔ یہ الحاقی معلوم ہوتی ہے تاہم یہ بہت ہی جامع دعاؤں کا مجموعہ ہے جو دنیوی و اخروی امور و حاجات سے متعلق ہے۔ اورادِ فتحیہ کے ساتھ بالعموم اسے بھی پڑھا جاتا ہے۔

---

[6] سورۃ الاحزاب:56/ .Surah al-Ahzab: 56

[7] اورادِ فتحیہ، ص:51-54/ .Aurad-e-Fathia, pp. 51-54

روحانی فوائد و برکات کے ساتھ ساتھ اورادِ فتحیہ اپنے مواد و مشمولات کی بنا پر اصلاحِ عقائد، محبتِ الٰہیہ، حبِ رسول، اور حبِ صحابہ واہل بیت کے فروغ کے لیے بھی اکسیر کی حیثیت رکھتا ہے۔

اس میں مذکورہ اذکار و اوراد قرآن و سنت سے ماخوذ ہیں جو ساتھ شاہ ہمدانؒ کو ایک ہزار چار سو اولیاء کرام سے حاصل ہوئے ہیں (یعنی ان کی اجازت عطا ہوئی ہے)[8]۔ شاہ ولی اللہ "انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ" میں فرماتے ہیں: "جو حضوری کے ساتھ اسے لازم پکڑے، اس کی برکت اور صفائی کا مشاہدہ کرے گا"[9]۔ شاہ صاحب کے بقول یہ تحفہ شاہ ہمدانؒ کو حج کے بارہویں سفر کے دوران مسجدِ اقصیٰ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے عطا ہوا۔ آپؐ نے اپنی آستینِ مبارک سے نکال کر شاہ ہمدانؒ سے فرمایا: "خُذْ هٰذِهِ الْفَتْحِيَّة" (اس فتحیہ کو لے لو) جب ان پر نظر ڈالی تو وہ یہی اوراد تھے۔ اس اشارہ سے اس کا نام "فتحیہ" رکھا گیا جو ہر طرح کی ظاہری و باطنی فتوحات کی کلید ہے[10]۔

(ب) اسرار وحی

متعدد تذکرہ نگاروں سے اس رسالہ کو بھی آپ کی تصانیف کی فہرست میں ذکر کیا ہے، جو کہ معراج نبوی سے متعلق احادیث پر مشتمل ہے جنہیں امام جعفر صادق کی سند سے بیان کیا گیا ہے یہ رسالہ تا حال غیر مطبوع ہے۔[11]

---

[8] حوالہ مذکور ص ۵۵-۶۴/ ibid., pp. 55-64.

[9] حوالہ مذکور ص ۴۴-۵۷/ ibid., pp. 44-57.

[10] شاہ ولی اللہ: انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ- مکتبہ رحمانیہ دہلی ص ۵۶-۵۷
Shah Waliullah: Intibah fi Salasil-e-Auliya Allah - Maktaba Rahmania Delhi, pp. 56-57.

[11] ڈاکٹر سیدہ اشرف ظفر نے کتابخانہ مرکزی دانشگاہ تھران اور بمبئی یونیورسٹی لائبریری میں اس کے دو قلمی نسخوں کی نشاندہی کی ہے دیکھئے سید میر علی ہمدانی- آر آر پرنٹرز لاہور 2012ص 346
Dr. Syeda Ashraf Zafar has identified two manuscripts of it in the Central Library of Tehran University and Bombay University Library; see: Sayyid Mir Ali Hamadani - RR Printers Lahore 2012, p. 346.

(ج) فراست نامہ

یہ علم فراست کے موضوع پر اہم رسالہ ہے جس کے ذریعے قیافہ شناسی کے ذریعے انسانی خوبیوں اور خامیوں کی نشاندہی کی گئی ہے۔ یہ رسالہ امام جعفر صادق کی سند کے واسطے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔ مگر اس کی نسبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بظاہر درست معلوم نہیں ہوتی ہے۔[12]

(د) حلیۃ رسول یا شمائل رسول

اگرچہ اسے شاہ ہمدان کی تصانیف میں شمار کیا جاتا ہے تاہم اسے رسالہ کے بجائے تحریر کہنا مناسب ہو گا۔ یہ انتہائی مختصر تحریر ہے جس میں حلیہ مبارکہ کو لکھنے، دیکھنے اور اپنے پاس رکھنے کے متعدد فوائد و برکات ذکر کیے ہیں۔ اس سلسلے میں ایک واقعہ ہارون الرشید عباسی خلیفہ کا بھی ذکر کیا ہے کہ وہ تحریر کردہ حلیہ شریفہ کو دیکھ کر اپنی نشست سے اٹھ کھڑا ہوا اور تعظیم و تکریم سے پیش آیا۔ سر آنکھوں سے لگایا اور لانے والے کو انعام و اکرام سے نوازا تو خواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا اور زبان نبوت سے بشارت سنی۔ یہ حلیہ مبارکہ صحیح احادیث کے متون میں بھی موجود کے جسے شاہ ہمدان نے ان الفاظ کے ساتھ نقل کیا ہے۔

أَسْمَرُ بَيَاضُ اللَّوْنِ، رَاجِبُ الْجَبْهَةِ، أَزَجُّ الْحَاجِبَيْنِ، أَسْوَدُ الْعَيْنَيْنِ، أَقْنَى الْأَنْفِ، أَفْلَجُ الْأَسْنَانِ، مُجْتَمِعُ اللِّحْيَةِ، مَلِيحُ الْجَسَدِ، طَوِيلُ الْيَدَيْنِ، رَقِيقُ الْأَنَامِلِ، تَامُّ الْقَدِّ، يَسِبُّ فِي بَدَنِهِ شَعْرٌ إِلَّا الْخَطُّ مِنَ الصَّدْرِ إِلَى السُّرَّةِ۔

اس کے نیچے ایک رباعی بھی نقل کر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اہل بیت سے اپنی عقیدت و محبت کا اظہار بھی کیا ہے[13]:

---

[12] یہ رسالہ مطبوع ہے۔ دیکھئے۔ غلام حسن حسنو، مجموعہ رسائل شاہ ہمدان، ہارون بک ڈپو، خپلو 2022 جلد سوم 117-126.
This treatise is published. See: Ghulam Hassan Hasnu, Majmua Rasail Shah Hamadan, Haroon Book Depot, Khaplu 2022, Vol. 3, pp. 117-126.

[13] یہ رسالہ بھی مطبوع ہے اور مذکورہ مجموعہ رسائل شاہ ہمدان جلد سوم میں ملحق ہے۔ صفحات ۱۹۷–۲۰
This treatise is also published and is included in the aforementioned Majmua Rasail Shah Hamadan Vol. 3, pages 197-206.

مشتاق آفتاب جمال محمدیم ما بندہ محمد و آل محمد یم

پروانہ وار سوختہ از آتش فراق در آرزوئے شمع وصال محمدیم

سیرت کی عملی تطبیق

1. شاہ ہمدان کی شخصیت و افکار پر صوفیانہ رنگ غالب ہے مگر ان کا تصوف خالص اور عین سنت کے مطابق ہے۔ آپ کی تحریروں میں قرآن حکیم کے ساتھ ساتھ جابجا احادیث کے حوالے ملتے ہیں اور وہ احادیث کی صوفیانہ اسلوب میں انتہائی عمدہ تشریح فرماتے ہیں، مثلاً فقر کی منازل کا استشہاد قرآن و سنت سے کرتے ہوئے رسالہ دہ مقام میں ان کا خلاصہ پیش کیا ہے جو تصوف کا حاصل ہیں یعنی توبہ، زہد، توکل قناعت عزلت، ذکر، توجہ، صبر، مراقبہ اور رضا- ان منازل کی توضیح قرآن و سنت، اقوال صوفیہ اور اپنے تجربات کی روشنی میں کی ہے[14]

2. سیرت نبوی کا ایک اہم گوشہ مکاتیب نبوی ہیں، سنت نبوی ہی کے اتباع میں شاہ ہمدان نے اپنے دور کے مسلم حکمرانوں کو اصلاح نفس، عدل و انصاف کی تاکید، امر بالمعروف و نہی عن المنکر کی ترغیب پر مشتمل خطوط تحریر کئے۔ شاہ ہمدان کی تحریروں میں ان مکاتیب کو خصوصی اہمیت حاصل کے جن میں جرات، حق گوئی ہمدردی و خیر خواہی اور دردمندی کا عنصر نمایاں ہے۔

3. شخص اور سماجی زندگی میں سیرت کی عملی تطبیق، شخصی اور سماجی زندگی میں دیکھا جائے تو ہمیں شاہ ہمدان کے ہاں سیرت کی عملی تطبیق نظر آتی ہے۔ معاشرے کی اصلاح ہو یا حکمرانوں کی تربیت، رزق حلال کی ترغیب ہو یا کاہلی و سستی کی مذمت، معیشت کا فروغ ہو یا صنعتوں کا قیام، باغبانی ہو یا کاشتکاری۔ فرقہ واریت کی مذمت ہو یا اتحاد و اخوت کی تعلیم۔ یہ ساری کاوشیں ہی دراصل سیرت طیبہ ہی کی اطلاقی جہات اور توسیعات ہیں۔ آپ اپنے دور میں سنت کی عملی تصویر تھے،

---

[14] یہ رسالہ مجموعہ رسائل شاہ ہمدان جلد دوم میں ملحق ہے، صفحات 333-346۔ ان کے مکاتیب کا ایک بڑا حصہ غیر مطبوع ہے۔ ایک مجموعہ اردو ترجمے کے ساتھ نول کشور سیٹم پریس لاہور سے طبع ہو چکا ہے۔ اس کے صفحات کی تعد84 ہے۔

This treatise is included in Majmua Rasail Shah Hamadan Vol. 2, pages 333-346. A large part of his letters remains unpublished. One collection with Urdu translation has been published by Naval Kishore Steam Press Lahore. It consists of 84 pages.

جرأت و حق گوئی آپ کا خصوصی شعار تھا۔ بادشاہوں اور حکمرانوں کے سامنے کلمہ حق کہنے اور حکومت و اقتدار کی اصلاح میں اپنی تمام تر توانائیاں صرف کر دیں۔ کشمیری تصوف اکثر و بیشتر رہبانیت کے زیر اثر رہا ہے ۔ شاہ ہمدان نے اپنے مریدوں کو معاشرے پر بوجھ بننے کے بجائے محنت، کام کاج پر لگایا، خود ٹوپیاں سی کر روزی کماتے تھے۔ آپ کے مریدوں میں مختلف پیشوں سے وابستہ ماہرین کی بڑی تعداد شامل تھی (سات سو کے قریب) جو ہمدان سے آپ کے ہمراہ تشریف لائے اور کشمیر میں خطاطی، مصوری،، قالین سازی، پارچہ بافی، شال بافی، معماری، چوبکاری وغیرہ کی ترقی اور فروغ میں نمایاں کردار ادا کیا اور معاشی و صنعتی انقلاب برپا کیا جس سے غربت کے خاتمے میں خصوصی مدد ملی آپ نے دنیا سے نفرت اور علیحدگی کے راہبانہ تصورات کی اصلاح، نبوی منہج اور اسوہ کے ذریعے کر کے انسانی صلاحیتوں اور جذبات کو شریعت کے تابع کیا اور ایسی دور رس تبدیلیاں پیدا کیں جن کے اثرات صدیوں بعد تک عالم اسلام اور بالخصوص خطہ کشمیر میں بآسانی دیکھے اور محسوس کئے جاسکتے ہیں۔